

روزنامہ
Daily
BALUCHISTAN Observer
کوئٹہ
Quetta

پیشتر شہزادہ نے انکریمپرنٹنگ پر ایس ماب پچا ملک بمقابلہ سیلابی ویلفیئر سرباب روڈ کوئٹہ سے چھوڑا کر
دفتر روزنامہ جوہانستان آرزو برقیٹ 2# یونیورسل پبلیکس سینٹرل روڈ کوئٹہ 2# جناب روڈ کوئٹہ سے شائع کیا
کوئٹہ: فون نمبر 03312634009 - اسلام آباد پیور چیف 03335190142

روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کیلئے اقدامات کیے جائیں

وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، برقی خصوصیات اقدامات اور ڈی پی پی جیٹر میں پلاننگ کمیشن احسن اقبال نے کہا ہے کہ حکومت نے معرکہ حق اور معرکہ سفارت کاری میں کامیابیاں حاصل کر لی ہیں، اب پاکستان کو معرکہ معیشت جیتنا ہے، ملکی برآمدات کو اب ایسی پروگرام کے مساوی قومی اہمیت دینا ہوگی اور معیشت کو پائیدار بنیادوں پر استوار کرنے کیلئے وفاقی اور صوبیل کر ساجی شعبے کو قومی ایمرجنسی کے طور پر آگے بڑھائیں گے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران سیلاب، عالمی تجارتی کشیدگی اور مشرق وسطیٰ کی کشیدہ صورتحال جیسے ہیر و پتی چیلنجز کے باوجود پاکستان کی معیشت استحکام کی راہ پر گامزن رہی۔ مالی سال کے پہلے نو ماہ میں معیشت اپنی مقررہ رفتار سے آگے بڑھتی رہی تاہم عالمی حالات، بتلی کی بڑھتی قیمتوں اور چٹائی چین میں رکاوٹوں کے باعث شرح نمو 3.7 فیصد رہی جو اس کے باوجود گزشتہ چار برسوں کی بلند ترین معاشی شرح نمو ہے۔ وفاقی وزیر نے بتایا کہ زرعی، صنعتی اور خدمات کے شعبوں کی بہتر کارکردگی نے معاشی استحکام کو مضبوط بنایا، فراہم کی، زرعی شعبے کی شرح نمو 2.9 فیصد، خدمات کے شعبے کی 4.1 فیصد جبکہ صنعتی شعبے کی شرح نمو 3.5 فیصد رہی۔ لارج سکیل مینوفیکچرنگ میں دو سال بعد نمایاں بحالی آئی اور اس شعبے نے 6.4 فیصد نمو ریکارڈ کی جبکہ 22 میں سے 16 صنعتی شعبوں نے مثبت کارکردگی دکھائی، آٹوموبائل، الیکٹریکل آلات، خوراک، شربت و تباہ، معدنی مصنوعات اور گارمنٹس کے شعبوں میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ مشرق وسطیٰ کی صورتحال، خام تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور فریٹ چارجز بڑھنے کے باعث مہنگائی بڑھایا تاہم حکومت نے قومی پرائس مانیٹرنگ کمیٹی کے ہدف دار اجلاسوں اور وفاقی و صوبائی حکومتوں کی مشترکہ حکمت عملی کے ذریعے قیمتوں کو مستحکم رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔ وزیراعظم شہباز شریف نے مہنگائی پر قابو پانے کا خصوصی ناسک دیا ہے اور عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں کمی کا فائدہ عوام تک منتقل کیا جا رہا ہے۔ روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں مزید کمی کیلئے صوبوں کے ساتھ مل کر اقدامات کیے جائیں گے۔ ہیر و پتی شعبہ مستحکم رہا اور وزیر پلاننگ پاکستان کے اعتماد کے باعث جولائی تا مئی 2026 میں 9.2 فیصد اضافے سے 38.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ مئی میں 4.3 ارب ڈالر کی ریکارڈ ترقیاتی سیلابات موصول ہوئیں۔ خدمات کی برآمدات میں 17.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ زرعی برآمدات اور ترقیاتی زر کے کرنٹ اکاؤنٹ کو مضبوط بنایا، فراہم کی۔ ایف بی آر کی محصولات 11.2 کھرب روپے تک پہنچ گئیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 9.7 فیصد زیادہ ہیں۔ عبداللہ 2026 کے دوران تقریباً 1.7 کھرب روپے کی معاشی گہر گریاں ریکارڈ کی گئیں

پاکستان کے آؤپر جزل کی مالی سال 2024-25 کی آؤپر رپورٹس نے ایک بار پھر یہ سوال اٹھایا ہے کہ آخر عوام کے ٹیکسوں سے بننے کے گئے اربوں روپے کا استعمال کس حد تک شفافیت اور ہونو کے مطابق ہو رہا ہے؟ ترقیاتی منصوبوں، بنیئر انکم سیڈر پروگرام، پاکسو، زرعی ترقیاتی بینک اور داسو ڈیم سے متعلق رپورٹس میں ایسی بے خدائیاں اور لغاطی خامیاں سامنے آئی ہیں جو صرف سرکاری اداروں کا کرکری پر سوال اٹھاتی ہیں بلکہ احتساب کے موجودہ نظام کی مات پر بھی بحث کو ختم دیتی ہیں۔

بازارت پر دس کھی جاچے کہ آؤپر رپورٹس ابتدائی مشاہدات اور اعتراضات سے پیشکش ہوتی ہیں کسی بھی بے خدائی کا قانونی ذمہ داری کا حق تین مختلف تحقیقات اور قانونی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔

سب سے پہلے پائیدار ترقیاتی اہدائے
(SDGs) کے تحت جاری کیے گئے فنڈز
کا جائزہ لیا جائے تو رپورٹ کے مطابق
مالی سال 2024-25 کے دوران وفاقی
ڈیولپمنٹ، ڈیولپمنٹ اور صوبوں کو 75
ارب روپے جاری کیے گئے، لیکن کا پینہ
ڈیولپمنٹ تو منصوبوں کی ماہانہ کارکردگی
پر پورسٹ حاصل کر سکا اور نہ ہی منصوبوں کی
پیش رفت کے لازمی سرٹیفیکیٹ وصول کیے۔
نتیجتاً کالڈ جرنل اس بات کی تصدیق کر
سکا کہ جاری کی گئی رقم وفاقی اپنے مقررہ
مقاصد پر خرچ ہوئی۔ عوامی وسائل کے
استعمال میں ایسی کوتاہی شفافیت کے
حوالے سے سنگین سوالات کو جنم دیتی ہے۔
دوسری جانب پانی اور توانائی کے شعبے کے
اہم منصوبے داسو ڈیم سے متعلق رپورٹ
میں انکشاف کیا گیا ہے کہ یہ منصوبہ باضابطہ
طور پر 486 ارب روپے لاگت سے
دسمبر 2019 تک مکمل ہونا تھا مگر انتظامی
تاخیر کے باعث اس کی لاگت میں تقریباً
1,251 ارب روپے کا اضافہ ہوا اور مجموعی
لاگت بڑھ کر 1,737 ارب 88 کروڑ
روپے تک پہنچی۔ اس کے علاوہ 654
ایکڑ زمینیں اب تک حاصل نہیں کی جا سکی،
جبکہ منصوبے کی تکمیل کا اس تاخیر
2028 مقرر کیا گیا ہے۔ اس ناخوشخبر
تو فی معیشت پر بھاری مالی بوجھ ڈال دیا

سماجی بہبود کے سب سے بڑے پروگرام
بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے بارے میں
آڈٹ رپورٹ کے مطابق 12 ہزار سے
زائد سرکاری ملازمین، پٹنرز اور ان کی

آڈیٹر جنرل کی رپورٹس اور اربوں روپے کے احتساب کا سوال

ایلیا میں پروگرام سے مستفید ہوتی رہیں، کے قرضے جاری کیے، جن میں سے 84.52 فیصد پنجاب، 9.59 فیصد سندھ، 4 فیصد خیبر پختونخوا، 0.46 فیصد بلوچستان 1.44 اور 17 فیصد آزاد جموں و کشمیر اور گلگت

لستان کو دیے گئے۔ آڈٹ حکام نے اس تقسیم کے علاقائی توازن اور شفاف معیار پر سوالات اٹھائے ہیں، جن کا غیر جانبدار جرنل نے لیٹرائزڈ رپورٹ پر۔

ان تمام خدشات کا جواب اور انتظامی خامیوں سے بچنے کے لیے آڈیٹر جنرل نے ترقیاتی منصوبوں کی گہرائی کے لیے ڈیجیٹل مانیٹرنگ سسٹم متعارف کرانے کی سفارش کی ہے، جو موجودہ حالات میں نہایت بروقت ترقیاتی منصوبہ سازی پر پاکستان میں برتقائی منصوبہ کو منظور کرنے کے لیے تحلیل کنندہ ایکسپریٹ آف ان انٹرنیٹ

ایلیا میں، ریڈ 16 تک کے 673 زمینیں ایلیا میں، ریڈ 15 کے 9، 12، 9 سرکاری ملازمین کی ایلیا میں، 21 پشاور 1، 847، 4 پشاور 2، 1 پشاور 3، 1 پشاور 4، 1 پشاور 5، 1 پشاور 6، 1 پشاور 7، 1 پشاور 8، 1 پشاور 9، 1 پشاور 10، 1 پشاور 11، 1 پشاور 12، 1 پشاور 13، 1 پشاور 14، 1 پشاور 15، 1 پشاور 16، 1 پشاور 17، 1 پشاور 18، 1 پشاور 19، 1 پشاور 20، 1 پشاور 21، 1 پشاور 22، 1 پشاور 23، 1 پشاور 24، 1 پشاور 25، 1 پشاور 26، 1 پشاور 27، 1 پشاور 28، 1 پشاور 29، 1 پشاور 30، 1 پشاور 31، 1 پشاور 32، 1 پشاور 33، 1 پشاور 34، 1 پشاور 35، 1 پشاور 36، 1 پشاور 37، 1 پشاور 38، 1 پشاور 39، 1 پشاور 40، 1 پشاور 41، 1 پشاور 42، 1 پشاور 43، 1 پشاور 44، 1 پشاور 45، 1 پشاور 46، 1 پشاور 47، 1 پشاور 48، 1 پشاور 49، 1 پشاور 50، 1 پشاور 51، 1 پشاور 52، 1 پشاور 53، 1 پشاور 54، 1 پشاور 55، 1 پشاور 56، 1 پشاور 57، 1 پشاور 58، 1 پشاور 59، 1 پشاور 60، 1 پشاور 61، 1 پشاور 62، 1 پشاور 63، 1 پشاور 64، 1 پشاور 65، 1 پشاور 66، 1 پشاور 67، 1 پشاور 68، 1 پشاور 69، 1 پشاور 70، 1 پشاور 71، 1 پشاور 72، 1 پشاور 73، 1 پشاور 74، 1 پشاور 75، 1 پشاور 76، 1 پشاور 77، 1 پشاور 78، 1 پشاور 79، 1 پشاور 80، 1 پشاور 81، 1 پشاور 82، 1 پشاور 83، 1 پشاور 84، 1 پشاور 85، 1 پشاور 86، 1 پشاور 87، 1 پشاور 88، 1 پشاور 89، 1 پشاور 90، 1 پشاور 91، 1 پشاور 92، 1 پشاور 93، 1 پشاور 94، 1 پشاور 95، 1 پشاور 96، 1 پشاور 97، 1 پشاور 98، 1 پشاور 99، 1 پشاور 100، 1 پشاور 101، 1 پشاور 102، 1 پشاور 103، 1 پشاور 104، 1 پشاور 105، 1 پشاور 106، 1 پشاور 107، 1 پشاور 108، 1 پشاور 109، 1 پشاور 110، 1 پشاور 111، 1 پشاور 112، 1 پشاور 113، 1 پشاور 114، 1 پشاور 115، 1 پشاور 116، 1 پشاور 117، 1 پشاور 118، 1 پشاور 119، 1 پشاور 120، 1 پشاور 121، 1 پشاور 122، 1 پشاور 123، 1 پشاور 124، 1 پشاور 125، 1 پشاور 126، 1 پشاور 127، 1 پشاور 128، 1 پشاور 129، 1 پشاور 130، 1 پشاور 131، 1 پشاور 132، 1 پشاور 133، 1 پشاور 134، 1 پشاور 135، 1 پشاور 136، 1 پشاور 137، 1 پشاور 138، 1 پشاور 139، 1 پشاور 140، 1 پشاور 141، 1 پشاور 142، 1 پشاور 143، 1 پشاور 144، 1 پشاور 145، 1 پشاور 146، 1 پشاور 147، 1 پشاور 148، 1 پشاور 149، 1 پشاور 150، 1 پشاور 151، 1 پشاور 152، 1 پشاور 153، 1 پشاور 154، 1 پشاور 155، 1 پشاور 156، 1 پشاور 157، 1 پشاور 158، 1 پشاور 159، 1 پشاور 160، 1 پشاور 161، 1 پشاور 162، 1 پشاور 163، 1 پشاور 164، 1 پشاور 165، 1 پشاور 166، 1 پشاور 167، 1 پشاور 168، 1 پشاور 169، 1 پشاور 170، 1 پشاور 171، 1 پشاور 172، 1 پشاور 173، 1 پشاور 174، 1 پشاور 175، 1 پشاور 176، 1 پشاور 177، 1 پشاور 178، 1 پشاور 179، 1 پشاور 180، 1 پشاور 181، 1 پشاور 182، 1 پشاور 183، 1 پشاور 184، 1 پشاور 185، 1 پشاور 186، 1 پشاور 187، 1 پشاور 188، 1 پشاور 189، 1 پشاور 190، 1 پشاور 191، 1 پشاور 192، 1 پشاور 193، 1 پشاور 194، 1 پشاور 195، 1 پشاور 196، 1 پشاور 197، 1 پشاور 198، 1 پشاور 199، 1 پشاور 200، 1 پشاور 201، 1 پشاور 202، 1 پشاور 203، 1 پشاور 204، 1 پشاور 205، 1 پشاور 206، 1 پشاور 207، 1 پشاور 208، 1 پشاور 209، 1 پشاور 210، 1 پشاور 211، 1 پشاور 212، 1 پشاور 213، 1 پشاور 214، 1 پشاور 215، 1 پشاور 216، 1 پشاور 217، 1 پشاور 218، 1 پشاور 219، 1 پشاور 220، 1 پشاور 221، 1 پشاور 222، 1 پشاور 223، 1 پشاور 224، 1 پشاور 225، 1 پشاور 226، 1 پشاور 227، 1 پشاور 228، 1 پشاور 229، 1 پشاور 230، 1 پشاور 231، 1 پشاور 232، 1 پشاور 233، 1 پشاور 234، 1 پشاور 235، 1 پشاور 236، 1 پشاور 237، 1 پشاور 238، 1 پشاور 239، 1 پشاور 240، 1 پشاور 241، 1 پشاور 242، 1 پشاور 243، 1 پشاور 244، 1 پشاور 245، 1 پشاور 246، 1 پشاور 247، 1 پشاور 248، 1 پشاور 249، 1 پشاور 250، 1 پشاور 251، 1 پشاور 252، 1 پشاور 253، 1 پشاور 254، 1 پشاور 255، 1 پشاور 256، 1 پشاور 257، 1 پشاور 258، 1 پشاور 259، 1 پشاور 260، 1 پشاور 261، 1 پشاور 262، 1 پشاور 263، 1 پشاور 264، 1 پشاور 265، 1 پشاور 266، 1 پشاور 267، 1 پشاور 268، 1 پشاور 269، 1 پشاور 270، 1 پشاور 271، 1 پشاور 272، 1 پشاور 273، 1 پشاور 274، 1 پشاور 275، 1 پشاور 276، 1 پشاور 277، 1 پشاور 278، 1 پشاور 279، 1 پشاور 280، 1 پشاور 281، 1 پشاور 282، 1 پشاور 283، 1 پشاور 284، 1 پشاور 285، 1 پشاور 286، 1 پشاور 287، 1 پشاور 288، 1 پشاور 289، 1 پشاور 290، 1 پشاور 291، 1 پشاور 292، 1 پشاور 293، 1 پشاور 294، 1 پشاور 295، 1 پشاور 296، 1 پشاور 297، 1 پشاور 298، 1 پشاور 299، 1 پشاور 300، 1 پشاور 301، 1 پشاور 302، 1 پشاور 303، 1 پشاور 304، 1 پشاور 305، 1 پشاور 306، 1 پشاور 307، 1 پشاور 308، 1 پشاور 309، 1 پشاور 310، 1 پشاور 311، 1 پشاور 312، 1 پشاور 313، 1 پشاور 314، 1 پشاور 315، 1 پشاور 316، 1 پشاور 317، 1 پشاور 318، 1 پشاور 319، 1 پشاور 320، 1 پشاور 321، 1 پشاور 322، 1 پشاور 323، 1 پشاور 324، 1 پشاور 325، 1 پشاور 326، 1 پشاور 327، 1 پشاور 328، 1 پشاور 329، 1 پشاور 330، 1 پشاور 331، 1 پشاور 332، 1 پشاور 333، 1 پشاور 334، 1 پشاور 335، 1 پشاور 336، 1 پشاور 337، 1 پشاور 338، 1 پشاور 339، 1 پشاور 340، 1 پشاور 341، 1 پشاور 342، 1 پشاور 343، 1 پشاور 344، 1 پشاور 345، 1 پشاور 346، 1 پشاور 347، 1 پشاور 348، 1 پشاور 349، 1 پشاور 350، 1 پشاور 351، 1 پشاور 352، 1 پشاور 353، 1 پشاور 354، 1 پشاور 355، 1 پشاور 356، 1 پشاور 357، 1 پشاور 358، 1 پشاور 359، 1 پشاور 360، 1 پشاور 361، 1 پشاور 362، 1 پشاور 363، 1 پشاور 364، 1 پشاور 365، 1 پشاور 366، 1 پشاور 367، 1 پشاور 368، 1 پشاور 369، 1 پشاور 370، 1 پشاور 371، 1 پشاور 372، 1 پشاور 373، 1 پشاور 374، 1 پشاور 375، 1 پشاور 376، 1 پشاور 377، 1 پشاور 378، 1 پشاور 379، 1 پشاور 380، 1 پشاور 381، 1 پشاور 382، 1 پشاور 38

جب اربوں روپے کے منصوبہ پر مؤثر نگرانی سے محروم ہوں، سماجی بہبود کے پروگراموں میں آؤٹ اعترافات سامنے آئیں، سرکاری ادارے مسلسل خسارے کا شکار ہوں اور قومی منصوبے برسوں تاخیر کا شکار رہیں تو اس کے اثرات صرف قومی خزانے تک محدود نہیں رہتے بلکہ عوام کا ریاستی اداروں پر اعتماد بھی شدید متاثر ہوتا ہے

کے اصل مستحق افراد کے حقوق محفوظ رہ سکیں۔

بلکہ میں غذائی محتلف کے ذمہ دار ادارے (PASSCO) کے بارے میں ڈیٹ رپورٹ بھی پیشکش صورت حال میں شفافیت کرنی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ادارے کا خسارہ 20 ارب 47 کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا، جبکہ اس کا اثاثوں کی مالیت 552 ارب 95 کروڑ روپے اور واجبات 554 ارب 73 کروڑ روپے

[illegible]

گئی۔
ان تمام آڈٹ رپورٹس سے ایک حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ پاکستان کے بنیادی مسائل صرف مالی وسائل کی یا ترقیاتی منصوبوں کی قلت نہیں، بلکہ اصل چیلنج خفاف طرزِ بحکمرانی، موثر حکمرانی، مضبوط اداروں اور جواہدہ احتساب کا فقدان ہے۔ ہر ایروں روپے کے منصوبہ کو مستور حکمرانی سے محروم ہونے، سماجی مہیود کے ہر گروہ میں آؤٹ ریسرچ، اعتراضات سامنے آئیں، سرکاری ادارے مسلسل خسارے کا شکار ہوں اور قومی منصوبے برسوں کا تیز کارِ شکار رہیں تو اس کے اثرات صرف قومی خزانے تک محدود نہیں رہتے بلکہ کامِ کوائی یا پانی اداروں پر اتنا بھی شدید اثر پڑتا ہے۔

آڈٹ کار ضرورت اس امر کی ہے کہ پالیسی، پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (PAC) وفاق و صوبائی حکومتیں، آڈٹ حکام اور متعلقہ ادارے ان رپورٹس کو کوشش رکھی جائے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں صرف محدود تنسیق و سہولتیں سمجھ کر فائل کر دیں، بلکہ ان میں اٹھائے گئے اعتراضات اور سفارشات پر پختہ بندی عمل کریں۔ جہاں قانون کی خلاف ورزی یا پالیسی کے خلاف غلطی ہو جائے ذمہ داران کا بلا امتیاز سخت احتساب کیا جائے، اور جہاں انتظامی خامیاں ہوں وہاں بنیادی ادارہ جاتی اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔ اگر آڈٹرز جنرل کی رپورٹس کو پالیسی سازی، احتساب اور انتظامی اصلاحات کی حقیقی بنیاد بنائے جائے تو نہ صرف عوامی مسائل کا بہتر تحفظ ہوگا بلکہ ریاستی اداروں کی کارکردگی، شفافیت اور عوامی اعتماد میں بھی نمایاں بہتری لائی جائے گی۔

چون بہ نجر کیس کی بندش: آٹھ لاکھ روپے

بین کی بندش کے بعد جس کے عوام اب پوری طرح کوئٹہ شہارہ (ہائی وے) پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں۔ مگر یہ شہارہ آنے

روزنامہ قلم

www.siddique.madani@gmail.com

روزنامہ قلم کے اشتیاق، دھڑوں اور بندش کا خطہ اردنی ہے۔ جس بھی یہ مرکز بند ہوتی ہے تو چون کا رابطہ ملک کے دیگر حصوں سے کٹ جاتا ہے۔ اس صورتحال کے سب سے دردناک پہلو یہ ہے کہ ہائی وے بلاک ہونے کی وجہ سے ہسپتال جانے

[illegible]

دار حقیقے کے لیے بڑک کے ذریعے مسافر سفر کرنا ہاں بس کی بات نہیں رہی۔ ٹرین نہ صرف سستی تھی بلکہ اس کے ذریعے سفر کرنے والے مسافر احتجاج اور روڈ بلاک ہونے کی اذیت سے بھی محظوظ رہتے تھے۔ آٹھ لاکھ کی آبادی کو اس طرح بے یار و مددگار چھوڑ دینا کسی بھی طور درست نہیں ہے۔ ہم حکومت وقت، وزیر ریلوے اور اعلیٰ حکام سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ ریل کے عوام کے اس امیور جانے ماننے کی کوئی طور پر سہا جائے۔ چچن پیٹر کا پیس ل رل کو بگائی بنادوں پر بحال کیا جائے تاکہ غریب عوام کو سستی سستی بھولت مل سکے اور مسافروں پر خوار و معاش کی باتوں اور مسافروں کے مشکلات کا خاتمہ ہو سکے۔

صحت و تندرستی

بلوچستان آئینہ روز

ایک بار پھر براہماد ہو جاتے ہیں۔ ☆ آئی کیو اسکور ذہانت کا معیار نہیں آئی کیو لیول عالمی سطح پر ذہانت کی علامت سمجھا جاتا ہے اور شخص جانتا ہے کہ جن شخص کا آئی کیو 175 ہو وہ انہیں بائبل کی سطح کا جینس ہوگا۔ اس طرح جس کا آئی کیو 65 ہو وہ بھائی احمق ہوگا مگر اسک لوگوں کا تو بیٹا مانا ہے حقیقت میں آئی کیو اسکور آپ کی ذہانت سے ہٹ کر دیگر چیزوں کو بھی بھاریا کر کہہ رہا ہے۔ عام طور پر جو لوگ آئی کیو ٹیسٹ دیتا ہے۔ ان کی زیادہ نمبر لیتے ہیں وہ بے سوچے ہیں جو اس امتحان میں بہتر نر نظر نہایت ناچا ہے ہیں، کسی بڑے آئی کیو اسکور کے لیے آپ کو ذہانت اور عمر کم دلوں کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ نمبر بڑے کے لیے کم عمر کم نہ ہونا ہی کافی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 175 آئی کیو لیول والے شخص بلاشبہ تخلیق ہوگا مگر 65 آئی کیو لینے والا فرد بھی ٹیکس ہو سکتا ہے جو شخص اپنی کسی کے بقاوں مجبور ہو۔

پنسلوینیا یونیورسٹی کی ایک تحقیق میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ جو لوگ بہت زیادہ نمبر لیتے ہیں ضروری نہیں کہ وہ بہت زیادہ ذہین بھی ہوں۔ بس ذہنی سطح پر اس امتحان میں آپ کو اچھا درجہ دلانے کے لیے، ☆ سیاست میں ہر کام کی بات ہی جاتی ہے کہ تو تصور کیا جاتا ہے کہ عالمی سیاست دنیا کو بدتر مانتا ہے کہ مبدان ہے مگر سائنس کا تو ماننا ہے کہ مبدان سیاست حقیقت لوگوں کو عقل سے محروم کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ امریکا کی یالے یونیورسٹی نے 2013 میں ایک تحقیق کے دوران سیاسی وفاداری کے ہماری ذہانت پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا، اس حوالے سے رضا کاروں کو ایک ریاضی کا ٹیسٹ دیا اور پھر ایک سے دو فرضی تحقیق کرنے کا کہا گیا۔ ایک تحقیق باتوں کی ایک کریم کی افادیت کے بارے میں جس میں متعدد لوگوں کا سامنا تھا کہ جبکہ دوسری تحقیق کنٹرول کی افادیت کے بارے میں تھی۔ کنٹرول کی افادیت کرنے والے 50 فیصد افراد کو ایسا دیا گیا جو بدتر تھا کہ کنٹرول کا مگر بارے جبکہ دیگر کو ایسا دیا گیا جو اس کنٹرول کو ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆

روایوں کا تجزیہ کیا گیا۔ محققین نے دریافت کیا کہ قودمات پسندانہ خیالات، رکٹے والے افراد ذہانت کے میدان میں کافی پیچھے نظر آئے۔ خیال رہے کہ اس میں دوجوہات چیت (متنل مزای) کو شامل نہیں کیا گیا تھا بلکہ ردعمل ظاہر کرنے والے سہمی خیالات لیا گیا تھا۔ محققین کے مطابق اس حوالے سے انتہائیندی کی حد تک لبرل خیالات رکٹے والوں کا بھی جائزہ لیا جانا چاہئے تاہم اب تک کوایا نہیں ہو سکا۔ ہوں ہم چہرے نیکسینکولن سچوڑ دیتے ہیں جزل اف نیکسینویر ریسرچ میں شامل ایک تحقیق کے مطابق ہ انہی کٹنے کی صلاست کو مسخینہ جزل اف نیکسینویر ریسرچ میں شامل ایک تحقیق کے مطابق ہوں۔ اس تحقیق میں بتایا گیا تھا کہ کٹنے کا جو زامو مشکل ہوں جیسے کہ

مفتیوں کوئے اعزاز سے تہہ کا استقبال وغیرہ، آؤٹ والے کی بورڈ کا استعمال وغیرہ، لوگوں کو شرف میں تو اسے کرنے کا بھرا ہوا یقین ہوتا ہے مگر کچھ منہ بعد ان کے خیالات بدل جاتے ہیں۔ درحقیقت وہ اپنے ناسک میں کارکردگی کی صلاحیت پر مایوس کا شکار ہونے لگتے ہیں اب یہ مختصر وقت کے لیے یا طویل عرصے کے لیے، اب ہوتا ضرور ہے۔ اب اس لیے ہوتا ہے کہ انسان جیسے کسمس کے ہونے سے کچھ زیادہ دیر نہیں گزرتی ہے، تو ہر قسم کے کام ہو جو کمرے کے دو اونچا بچو، جب اب یہ اور اصلہ نہیں ہو تو ہم دیر میں اسے اور اصلہ کر لیتے ہیں کمرہ اب نہیں کر سکتے۔ یہی بچے کے کے لوگ کوئی زبان کھینچنا یا کسی ساری جانے کی کوشش کرنا ترک کر دیتے ہیں۔ تاہم اب ہم یہ ہے کہ مسلسل کوشش کی جائے تو لوگ اپنے آپ کو بہتر سمجھو

کافزہانت پرتباہکن اثرات



A photograph showing a male doctor in a white lab coat and tie, sitting at a desk and talking to a patient. The patient is partially visible on the right, wearing a red and black plaid shirt. The doctor has his hands clasped and is looking towards the patient. The background is a bright, clinical setting.



کی حالت کی قیمت ایک جہنی کے برابر بھی مشکل قرار پائی تو بھی اگر بلبب کھنے سے زیادہ روشن رکھنے کی حالتیں رکھنا ہوتو تحقیق نہ بتایا گیا ہے کہ انہی ذہنی گہنی مارتا بھی انسانی سے ہمہ دور پر یکبہر ریسی حالت نہیں تھے جیسا لوگوں کی خواہش ہوتی ہے۔

☆ شہری بابو یاہو سے ہیں کم ذہین کیا آپ کو معلوم ہے کہ شہری زندگی ذہانت کو پروان چڑھانے کے لیے اتنی بھی زیادہ اچھا نہیں ہے جتنا تصور کیا جاتا ہے؟ اگر آپ ذہنی حالت سے کسی شہر میں منتقل ہوں تو وہاں کی سہولتیں بدترجنگ کھانا شروع ہو جاتی ہیں۔ شہر کی زندگی شہر کے حقیقی کے مطابق بہتر یا ماحول ذہانت پر چاہہاں اثرات مرتب کرتا ہے۔ محققین کے بقول کسی شہر کی بوجھ مرکب پر صرف کچھ صنف گزارنا ہی خود پر انفرول کی صلاحیت کو کم اور چڑوں کو زیادہ کرنے کی صلاحیت کو تباہ کرتا ہے۔ اس کو تباہت کرنے کے لیے سائنس دانوں کے دوگرہیں بنائے اور ان میں سے ایک کو صرف ہوا پر چل قدرتی جسم دوسرے کو شہر میں بھیجا گیا وہاں انہیں کچھ عام کام کرنے کی ہدایت کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ شہری سڑک پر چھوٹے سڑک والوں کی کارکردگی انہیں ناقص تھی۔ ان کی درنگ اور تاخیر اور توجہ دونوں بری طرح کی مانتا ہے جبکہ ان کے حراز بھی بدتر پاسے لگے مختصر ہے کہ ان افراد کے ناموں نے

شہری ماحول

ایک تحقیق کے دوران محققین نے دو گروپس کے تجربات کرتے ہوئے ہر ایک گروپ کو ریاضی کا ٹیسٹ دیا اور کہا کہ یہ بھی لکھیں کہ ان کے خیال میں انہوں نے کتنا اچھا ٹیسٹ دیا۔ نتائج کے معلوم ہوا کہ خوشی نے لوگوں کو اپنے نتائج کا حیرت انگیز حد تک درست اندازہ لگانا سیکھا جبکہ دوسری جانب مردوں نے اپنی اہلیت کو خوب بڑھا چڑھا کر بیان کیا۔ لوگ چھپ بات یہ ہے کہ حد سے زیادہ خود اعتمادی کے کمزور مردوں میں ریاضی کے متعلق تصاب و شک کے موافقتی میں اور اپنی اصل حالت میں مہارت کی خوش گمانی کے باعث بڑا نا اہلیت کی وجہ سے دھوکہ کھانے اور یکنواختی کو بڑی زیادہ تر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ جہاں اندازے غلط ہوتے ہیں!! انسانی دماغ کی حیرت انگیز چیز ہے، سو بے بغیر بھی آپ اپنے جسم کو مایوس کر سکتے ہیں، پڑھ سکتے ہیں اور کام کر سکتے ہیں اور وہی ایک وقت، جو کہ دماغ کی حیرت انگیز صلاحیت ثابت کرتے ہیں مگر آپ کے خیال میں دماغی طاقت کی اہمیت کتنی ہے؟ تو اس کا جواب ہے کچھ زیادہ نہیں۔ برطانیہ کی لیسٹر یونیورسٹی کی ایک تحقیق میں دماغی طاقت کی قدر کا تخمینہ لگایا گیا جس کے لیے تصور کیا گیا کہ انسانی دماغ 20 واٹ کے لیے گروپوں کے ساتھ ہے اور پھر اس کا موازنہ برطانوی ایکٹر کمپینس کے تیرف سے کیا گیا تو جواب انتہائی ایس کن تھا۔ یعنی انسانی دماغ

1000

۱۔ پُرکیر روکے یوں کہ وہ کھڑے ہو کر نہ پڑے۔

[illegible]



TENDER NOTICE



The Chief officer Municipal Committee Killa Abdullah invites bids from Eligible Bidders for execution of following works for the Year 2026 based on Composites schedule rates 2023 on Percentage Rates. Tender Fee 1000 PKR and Bid Security 2% for each work

S.No	Name of Work/s	E/Cost
1	Construction of 50 Nos. Under Ground Water Tank M.C Area Killa Abdullah. TSE-2528061108713	30,300,000
2	D/D Local Bore at M.C Area Killa Abdullah. TSE-2528061107543	35,300,000

Procurements shall be made under the Balochistan Public Procurement Rules – 2014, Eligibility of Bidders: Presence in Active Tax Payer List The bidding firm must not be blacklisted by any procuring agency of Pakistan Balochistan Revenue Authority Registration is required The bidder must have completed 3 Assignment of similar nature of work Turn over of at least: 21,000,000 PKR Amount in2 subsequent previous years showing financial capacity of the firm Procedure Of Procurement: Single Stage Two Envelope Bidding Procedure Bid Security: The bids must accompany Bid Security in the form of Bank Guarantee, Deposit at Call of 2 % specified above in the name of the under-signed from a scheduled bank. Tender Documents: The NIT & Bidding Documents can be obtained electronically from www.bppra.gov.pk Issuance of tender Documents: Complete Bidding Document can be viewed at www.bppra.gov.pk Last Date of bid submission: Bid can only be submitted electronically a latest by 15 July, 2026 till 12:00 PM through supplier dashboard. Tender opening: All tenders will be opened on same day at 01:00 PM on EPPS System Address: Chief officer Municipal Committee Killa Abdullah

Phone no: 3337808260, Email: zain2_2002@yahoo.com

**Chief Officer,
Municipal Committee
Killa Abdullah.**

AB No.1518/30-06-2026
www.dgpr.gov.pk dgpr@gov.pk [dgpr.gov.pk](https://www.dgpr.gov.pk) [dgpr.gov.pk](https://www.dgpr.gov.pk)

[illegible]

